الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

سیریل نمبر	6338	نام	جمیل الرحمن
فتویٰ نمبر	۶۱۷۹۹	پتہ	کراچی
تاریخ	4/19/2009	موضوع	اسٹاک مارکیٹ
ای میل		کاتب	سلیم اللہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے میں میں نے اسٹاک مارکیٹ سے ایک بروکر کے زریعے 15000 پاکستانی روپوں کی 5000 ہزار شیئرز لئے کچھ دن بعد مارکیٹ میں اچانک تیزی آئی وہ شیئر 15000 ہزار کے بجائے 25000 ہزار تک پہنچ گئے یعنی اس میں 1000 ہزار منافع ہوا ہم ڈیلنگ صرف بروکر کے زریعے کرتے ہیں اور بروکر کو صرف مطلوبہ کمپنی کا اطلاع دیکر اس کو کہتے ہیں کہ آپ مثلا ورلڈ کارل یا پرویز سیکوریٹی کے شیئرز لے جس کا ریٹ کا مجھے انٹرنیٹ یا بروکر سے رابطہ کرنے پر پتہ چل جاتا ہے اب سوال یہ ہے کہ کیا شیئرز کا کاروبار کیسا ہے؟ اس سے حاصل شدہ منافع حلال ہے یا حرام یا سودی؟ اس میں لگے ہوئے 15000 ہزار کی کیا حیثیت باقی رہی کیا وہ زندگی کے دوسرے معملات میں لگا سکتے ہیں؟ بعض اوقات اس میں نقصان ہوتا ہے یعنی منافع کے بجائے لگے ہوئے 15000 ہزار صرف 5000 ہزار پر آکر رک جاتے ہیں اس کے بعد ان 5000 کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟ والسلام علیکم

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح ہو کہ ہر کاروبار میں نفع و نقصان کا احتمال ہوتا ہے اس سے کاروبار کی صحت پر اثر نہیں پڑتا تاہم "اسٹاک مارکیٹ" سے شیئرز کی خرید و فروخت درج ذیل چار شرطوں کے ساتھ جائز ہے۔

۱۔ جس کمپنی کے شیئرز خریدے جا رہے ہیں وہ کمپنی کسی حرام کاروبار میں ملوث نہ ہو۔

۲۔ اس کمپنی کے تمام اثاثے اور املاک سیال اثاثوں (liquid Assets) یعنی نقد رقم کی شکل میں نہ ہو بلکہ کمپنی نے کچھ فکسڈ اثاثے (Fixed Assets) حاصل کر لئے ہو مثلاً بلڈنگ بنائی ہو یا زمین خرید لی ہو۔

۳۔ اگر کمپنی کا بنیادی کاروبار تو حلال ہو لیکن کمپنی سودی لین دین کرتی ہو تو اس صورت میں اس کی سالانہ میٹنگ میں سودی لین دین کے خلاف آواز اٹھائی جائے۔

۴۔ چوتھی شرط، جو حقیقت میں تیسری شرط کا ایک حصہ ہے وہ یہ کہ جب منافع تقسیم (Dividend) ہو تو وہ شخص انکم اسٹیٹمنٹ (Income Statment) کے ذریعے معلوم کرے کہ آمدنی کا کتنا فیصد حصہ سودی ڈیپازٹ سے حاصل ہوا ہے پھر جتنا حصہ سودی ڈپازٹ سے حاصل ہوا ہو اسکو صدقہ کر دے لہٰذا مذکورہ بالا تمام شرائط کی مکمل پابندی کے ساتھ اگر شیئرز کا کاروبار کیا جائے تو اس سے حاصل شدہ نفع بھی حلال ہوگا۔

کما فی الدر المختار: (ولا یجوز بیعها) لحدیث مسلم "ان الذی حرم شربها حرم بیعها" (ص۴۴۹ ج۶)

وفی البحر الرائق: (فلو تجانسا شرط التماثل والتقابض) ای النقدان بأن بیع احدهما بجنس الآخر فلا بد لصحته من التساوی وزناً ومن قبض البدلین قبل الافتراق الخ (ص۱۹۲ ج۶)

— جاری ہے —

وفی ردّ المحتار: (قوله وتصدق) اصله ان الغلة للغاصب عندنا لان المنافع لا تتقوم (الی قوله) ویؤمر أن یتصدق بها لاستفادتها ببدل خبیث و التصرف فی مال الغیر - (ج ٦ ص ١٨٩) واللہ اعلم

کلیم اللہ عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۷ شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ [illegible]
۲۸ شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ

۱۲۹۹م
۲۶/۸/۰۹

[illegible]
26/8/09